کلیساؤں کو الیکٹرانک ذرائع ابلاغ استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔

گھانا کے ایک ماہر ابلاغیات نے افریقہ کے کلیساؤں پر زور دیا ہے کہ وہ تبشیری مقاصد کے لیے جدید ذرائع ابلاغ کو زیادہ اہمیت دیں۔ ان کی سوچ کے مطابق براعظم افریقہ میں پائے جانے والے سیاسی رجحانات کلیساؤں کے لیے ایسے حالات پیدا کر دیں گے کہ وہ مستقبل میں ریڈیو اور ٹیلی وژن اسٹیشن قائم کر سکیں گے اور ان سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں گے۔

پروفیسر پال آنسا لیگون یونیورسٹی کے شعبۂ ابلاغیات کے سربراہ ہیں۔ وہ کیتھولک مبشّرین کی ایک کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے، جس کا موضوع تھا "الیکٹرانک ذرائع ابلاغ اور افریقی چرچ"۔ انہوں نے کہا کہ ماضی میں چرچ کی تبشیری کوششوں میں الیکٹرانک ذرائع ابلاغ سے اس لیے پورا پورا فائدہ نہ اٹھایا جاسکا کہ ان پر ریاستی اجارہ داری تھی۔

برّاعظم کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک جمہوری اقدار اپنانے کی جو فضا بن رہی ہے اور اس کے نتیجے میں منڈی کی معیشت اور نج کاری کا رجحان بڑھ رہا ہے، اس تمام صورت حال میں کلیساء کے لیے ممکن ہو جائے گا کہ وہ ریڈیو اور ٹیلی وژن اسٹیشن قائم کرے اور تبشیری مقاصد کے لیے ان سے پورا پورا فائدہ اٹھائے۔

کانفرنس کا اہتمام "ریڈیو اور ٹیلی وژن سے متعلق بین الاقوامی کیتھولک ایسوسی ایشن" اور "بین الاقوامی کیتھولک ایسوسی ایشن برائے سنیما" نے کیا تھا۔ کانفرنس میں ۲۷ افریقی ملکوں کی نمائندگی تھی۔ شرکاء میں بشپ، پادری اور مقامی راہبات کے ساتھ ساتھ کیتھولک ذرائع ابلاغ سے تعلق رکھنے والے غیر افریقی افسران اور کارکن شامل تھے۔

پروفیسر پال آنسا نے واضح کیا کہ براعظم افریقہ میں ذرائع ابلاغ کے استعمال میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور اگر کلیساء ابلاغیات کی ٹیکنالوجی سے بھرپور استفادہ کرنا چاہتے ہیں تو انہیں اس شعبے کے لیے افراد کی تربیت کی طرف پوری توجہ دینی چاہیے۔ (بحوالہ ماہنامہ فوکس - لیسٹر، نومبر ۱۹۹۲ء)